لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے

ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور مسلمان

تالیف

شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپوری

فیض العلوم السبحانی

موچھ ضلع میانوالی
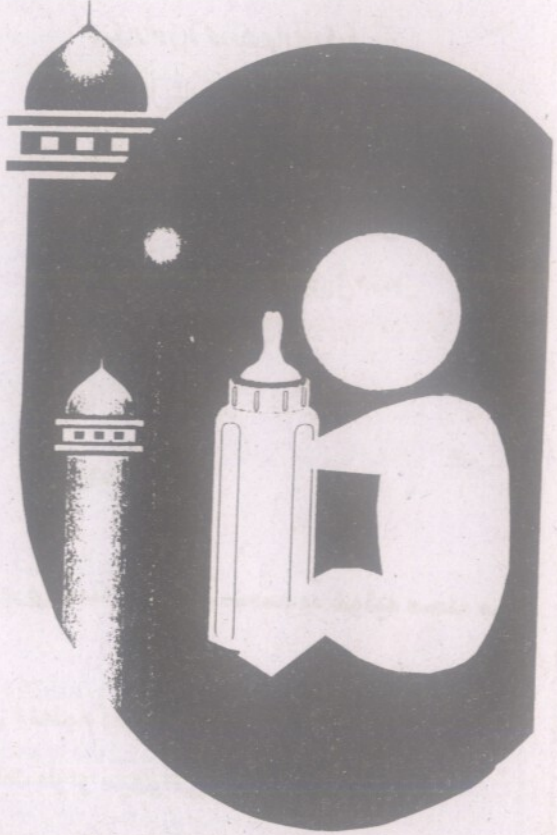
نام کتاب: ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور مسلمان

مصنف: فیض ملتِ آفتابِ اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی (محدث بہاولپوری)

باہتمام: محمود اقبال خان اویسی (موچھ)

کمپوزنگ: ملک جاوید اقبال

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مولانا محمد منصور شاہ اویسی

سن اشاعت: جمادی الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق جولائی ۲۰۰۴ء۔

صفحات: ۳۵

قیمت: ۱۵

تقسیم کار

الرضا پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر

مکتبہ اویسیہ فیض العلوم للبنات (موچھ میانوالی)

مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی جامع مسجد بہاولپور

مکتبہ سیدی قطب مدینہ لیاقت بازار میانوالی

عرضِ ناشر

امام المحدثین و محققین استاذ العرب و العجم شیخ المشائخ فیض ملت حضرت محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتھم قدسیہ تحریر و تدریس کے میدان میں بے مثل شہسوار ہیں کہ مثال نہ ملے گی۔ آپ نے تقریباً 3000 سے زائد کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں جن میں اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ فقیر جب بھی آستانہ عالیہ اویسیہ قادریہ پر حاضری دیتا تو اشاعتِ کتب و رسائل کا جذبہ لے کر واپس آتا۔ الحمد للہ فقیر کو یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ حضور فیض ملت کے دوسرے رسالے کی اشاعت کی سعادت نصیب ہو رہی ہے ساتھ ہی سیدی مرشدی کے حکم سے جامعۃ البنات اویسیہ فیض العلوم کے خادم ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

میری احباب اہلسنت کو دعوت ہے کہ حضور فیض ملت کی تصانیف جو کہ عالم اسلام کے لیے بے بہا خزانہ ہیں کی اشاعت فرما کر نصرت دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور مرشد کریم کے فیضان سے اشاعت و خدمت دین کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

خادم اہلسنت

محمود اقبال خان اویسی

مہتمم جامعتہ البنات اویسیہ فیض العلوم

موچھ ضلع میانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

﴿ہمارے دور میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا رواج عام ہوتا جارہا ہے۔﴾

اسلاف کی کتابوں میں اس کے متعلق تصریحات و جزئیات محال ہیں بلکہ اسلاف صالحین میں گرکوئی ایسی حرکت کرتا تو وہ اسے نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے ان سے ممکن ہوتا تو ایسی حرکت کو روکنے پرایڑی چوٹی کا زور لگاتے۔ اور ہم بھی ایسی حرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ایسی حرکت کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہمارے میں نہیں اسے روک سکیں۔ کیونکہ اس کے اکثر طریقے نہایت ہی مذموم بلکہ مذموم تر ہیں

مثلاتولید کے جدید طریقے دو ہیں۔

1 **مصنوعی تخم ریزی Artificial Insemination**

2 **ٹیسٹ ٹیوب بار آوری Test Tube Ferrtilisation**

(1) مصنوعی تولید ریزی کی تفصیل : Artificial Insemination

اس طریقہ میں مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے مصنوعی طریقے سے عورت کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے مرد کا مادہ منویہ استمناء بالید (ہاتھ سے منی نکالنا یعنی مشت زنی) سے حاصل کیا جاتا ہے یہ طریقہ شرعاً قبیح سے قبیح ترین ہے اور استمناء بالید کی شریعت پاک میں سخت ممانعت ہے۔

حدیث شریف میں ہی **ناکح الید ملعون** ۔ ہاتھ سے قوت یعنی منی نکالنے والا ملعون ہے اور آخرت میں بہت زیادہ عذاب ہوگا۔ روح البیان میں ہے کہ ایک قوم حاملہ ہوکر اٹھیگی وہ یہی لوگ ہونگے جو منی ہاتھ سے نکالتے تھے فقہاء کہتے ہیں اگر کوئی تو ایسا عمل کرتا ہوا ملجائے تو اس پر تعزیز جاری کیجائے۔ اس مسئلہ کی تحقیق وتفصیلی فقیر کے رسالہ ہے **ضرر الحلق فی الا تمناء والجلق** یعنی مشت زنی کے نقصانات میں ہے لیکن مشت زنی کا ایک مضمون'' ازمولانا علامہ الحاج محمد عبدالعلیم میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ لکھنا نہایت ضروری ہی تاکہ گندے عمل کا ارتکاب کرنے والوں کو عبرت حاصل ہو۔

﴿مشت زنی کے نقصانات﴾ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناوٗ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ باسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو(۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے، جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہوکر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جابجا اس میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس جھلی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار، سیون کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے۔ اس کے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادہ خاص کو لاتی ہیں اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

﴿سر﴾ یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا ادھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا۔ دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تنار کھا

یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آ جائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے' یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ اس کا اثر پہنچے گا کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی۔ یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھجلی اور بڑھاتی ہے۔ کھجانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑا آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے' کھجاؤ گے' وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگر چہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن' خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہوا اور تکلیف پہنچے اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت اور پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کے کھال اور زیادہ سخت' ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے اور باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں' رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے۔ وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار معاذ اللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے' نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے رگوں کی سستی' پٹھوں کی خرابی' جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں

جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی' اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا۔ رگیں جوان اسفنجی خانوں میں ہیں۔ ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہوگی' رگیں پھیل نہیں سکیں گی لہذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا' سختی جاتی رہے گی' جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے' جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں' اگر کوئی بے زبان' عصمت و عفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقتاً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا' اس لئے کہ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہئے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا اور حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب' نظر کمزور ہوگی' کانوں میں شائیں کی آوازیں آئیں گیں' مزاج' چڑچڑا پن ہوگا' خیالات میں پریشان بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کی غذا پہنچانے کے بعد بچا' بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا' قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا۔ تو قلب کمزور ہوگا دل دھڑکے گا' ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار جسم کو خون نہ پہنچا' روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی۔ تو جگر کا فعل خراب ہوا' گردوں کی گرمی دور ہوئی' معدہ پر اثر پڑا وہ خراب ہوا' بھوک کم ہوئی' ضعف نے ایسا آ دبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا' نہ دن کا چین رہا' نہ رات کا آرام' رات کو سوئے آرام کیلئے۔ مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش

کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں' کیا ہوا وہی کر دکھایا' جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا' صبح اٹھے تو بدن ست ہے' جوڑ جوڑ میں درد ہے۔ آنکھیں چپکی ہوئی ہیں' اس لیے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کیساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لیے نہ تھا' جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے' یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا' یہ ہمارا کہنا' جس طبیب سے چاہو' دریافت کرلو جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے ''زرد'' و ''دبلا'' ''کمزور'' وحشیانہ شکل وصورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں' پتلیاں پھیل گئی ہوں' شرمیلا ہو' تنہائی کو پسند کرتا ہو' اس کی نسبت یقین کرلو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست' تجربہ کار' طبیب' اعلی درجہ کے معالج اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ''ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۴۱۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب' باقی دوسرے امور بعض اسباب سے۔ ۱۲۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اول اول پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے' پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے۔ کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود دبلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا اسی مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین

امراض کی جان۔

''خود کردہ را علاجے نیست'' اگر چہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ خدارا' بچو' ہوشیار رہو' جنون جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا' ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے۔ اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا۔

سر پکڑ کر روؤ گے
اپنی جان کو کھوؤ گے مگر
''پھر پچھتاوت کیا ہوئے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''

آج ہی سنبھل جاؤ اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو' ہوشیار' ہوشیار' اپنے آپ کو سنبھالو' ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں' اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو' یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے' اس ناپاک عادت سے تو بچو گے' جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اس ہمارا دردمندانہ' مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا' نظر بھر کر بھی نہ دکھنا' یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا' سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے' بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لایئے امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔ تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو' یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے' اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا۔ اسکی سزا بتائی' اس نے لواطت کو حرام کیا۔ اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے' لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی

جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ' دنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

ناکح الید ملعون ''ہاتھ کے ذریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔''

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب' جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی للہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔ مزید تفصیل فقیر کا رسالہ مشت زنی کے نقصانات پڑھیئے۔

«فقیر کا مشورہ» پہلے مرد کو اپنی مردمی قوت سے ہی اولاد حاصل کرنا اس کی دارین کی فلاح ہے۔ اگر سوائے اس کے چارہ نہ ہو تو پھر بجائے مشت زنی سے مادہ منویہ حاصل کرنے کیلئے ایسے ہدایت ہو کہ زوجہ سے جماع کے دوران خروج منی کے وقت شیشی میں مادہ منویہ جمع کرلے۔ ورنہ استمناء سے تولید اسی حکم میں ہوگی جو شرعاً استمناء بالید کا ہے۔

«مصنوعی تخم ریزی کی صورتیں»

۱۔ مادہ منویہ اپنے زندہ شوہر کا ہو۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہو شوہر کا ہوگا اور ثابت النسب ہوگا۔

۲۔ شوہر کے ساتھ مجامعت یا خلوت کی نوبت تو نہیں آئی تھی لیکن شوہر کی منی اپنے فرج میں داخل کی یا کروائی۔ اسکے بعد شوہر نے طلاق دیدی تو عدت گزارنا پڑے گی۔ پھر دیکھنا ہوگا کہ اگر طلاق رجعی کے بعد شوہر کی رضامندی سے عدت کے دوران ایسا کیا ہو تو ثبوت نسب کے ساتھ ساتھ شوہر کا رجوع بھی ثابت ہوگا

۳۔ مادہ منویہ اپنے مردہ شوہر کا ہو یا شوہر طلاق بائن یا مغلظ دے چکا ہو۔ شوہر وفات پا گیا جبکہ اس کا مادہ منویہ محفوظ کیا ہوا ہو عدت ختم ہو چکی ہو تو بیوہ کے لیے اس مادہ کا استعمال جائز نہیں اور موت کی وجہ سے نکاح ختم ہو جانے کے باعث اب وہ مادہ غیر شوہر کا ہو گیا ہے۔ عدت کے دوران جائز نہیں کیونکہ یہ ایسی مدت ہے جو نکاح کے بقیہ آثار ختم ہونے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ عمل تو ایک نیا عمل ہے سابق نکاح کا بقیہ اثر نہیں۔

یہ صورتیں اپنے شوہر کے مادہ منویہ سے متصور تھیں اس میں بھی ضرورت شدیدہ کے بعد صرف دو صورتیں جواز کی ہیں ایک صورت ہے اقسام عدم جواز کی ہے مزید آنے والی صورتیں بھی عدم جواز میں داخل ہیں۔

۴۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن شوہر کا سمجھ کر داخل کرایا۔

۵۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو اس کی رضامندی کے بغیر عورت نے دھوکہ سے اسے فرج میں داخل کیا ایسا کرنا عورت کے حق میں حرام اور سخت گناہ ہے اور عورت تعزیری کی مستحق ہوگی۔

۶۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اس کی رضامندی سے عورت نے وہ اپنے فرج میں داخل کیا۔

«فائدہ» ان صورتوں میں اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ صاحب النطفہ کا تو کسی صورت میں نہیں ہوگا بلکہ شوہر کا بچہ شمار ہوگا ہاں وہ اس کے اپنے سے ہونے کو نفی کرے اور گواہوں سے ثابت کرے کہ اس کی بیوی نے حرام مصنوعی تخم ریزی کرائی ہے یا عورت خود اسکا اقرار کرے۔ اسے اصطلاح شریعت میں لعان کہتے ہیں اور لعان کے احکام فقہ میں مفصل موجود ہیں۔

۷۔ جب عورت نے خود منی داخل نہ کی ہو بلکہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے داخل کروائی ہو۔ اگر ڈاکٹر نے غلطی سے غیر شوہر کی منی داخل کی خواہ اس نے ایسا مطالبہ پر کیا ہو یا بغیر مطالبہ کے کیا ہو تو لیڈی ڈاکٹر بھی گناہگار ہوگی اور تعزیری کی مستحق ہوگی۔ اس کا حکم بالا کس طرح ہے۔

«فائدہ» مصنوعی تخم ریزی کی شرعی اعتبار سے ضرورت اور علاج عقم کے طور پر اس طریقہ کی پہلی صورت کو اختیار کرنا جائز ہے بقیہ صورتیں ناجائز ہیں۔

شرعی حکم» ذیل میں فقیر چند ضروری باتیں عرض کرتا ہے تاکہ مسلمان اسلام کی لاج رکھتے ہوئے شرعی امور کو ضرور اور لازماً ہے۔

۱۔ مذکورہ بالا تمام مراحل علاج عقم کے طور پر جائز ہیں۔ لہٰذا اگر بعض عوارض کی بناء پر کوئی جوڑا اس طریقہ کو اختیار کر کے اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو جائز ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب طریقے کا جواز صرف اسی صورت میں ہے جب میاں بیوی کے نطفوں میں اختلاط کیا گیا ہو اور بیوی کے رحم ہی میں جنین نے بعد میں

پرورش پائی ہو۔اس کے علاوہ باقی تمام صورتیں ناجائز ہیں۔جیسا کہ باربار فقیر نے تنبیہ ہے۔گذشتہ اوراق میں مفصل گزرا ہے۔

﴿ٹیسٹ ٹیوب کے طریقے﴾ پہلا مرحلہ:- شوہر کا نطفہ حاصل کرنا اس پر کلام گزر چکا ہے۔دوسرا مرحلہ:- بیوی کا نطفہ حاصل کرنا۔

رحم کے دونوں جانب بادام کی شکل کا تقریباً ڈیڑھ انچ لمبا اور پون انچ چوڑا اور تین ثمن انچ موٹا ایک عضو ہوتا ہے۔جس کو انگریزی میں ovary یعنی کیسہ بیض کہتے ہیں۔اس میں خام بیضہ اتنے ہوتے ہیں جن کی تعداد بلوغت کے وقت ہر کیسہ میں تقریباً ۳۵۰۰۰ ہوتی ہے۔بلوغت سے سن ایاس تک ہر مہینے عام طور پر ایک اور کبھی کبھی شاذ و نادر دو یا اس سے زائد بیضہ انثی پختہ ہو کر رحم میں داخل ہوتے ہیں۔ٹیسٹ ٹیوب بار آوری کے لیے آپریشن کر کے پختہ بیضہ انثی حاصل کیا جاتا ہے۔رحم میں داخلہ کے بعد بار آور نہ ہونے کی صورت میں وہ عام طور سے بارہ سے چوبیس گھنٹے تک محفوظ رہتا ہے۔اس دوران اگر مرد کا نطفہ (جو کہ ایک وقت میں لاکھوں کرموسوم پر مشتمل ہوتا ہے) اگر رحم میں داخل ہو جائے تو عام طور سے بیضہ انثی بار آور ہو جاتا ہے۔یہ بار آوری ایک کروموسوم سے ہوتی ہے باقی کروموسوم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

﴿تیسرا مرحلہ﴾ ٹیسٹ ٹیوب میں میاں بیوی کے نطفوں کا اختلاط اور زنانہ نطفہ کے مردانہ نطفہ سے بار آور ہو کر حلقہ میں تبدیل ہونا۔عام حالات میں یہ اختلاط اور بار آوری (Fertilisation) بیوی کے رحم میں واقع ہوتی ہے۔جب کسی وجہ سے اس عمل اور مرحلہ کو ٹیسٹ ٹیوب میں کرایا جاتا ہے تب بھی اس عمل کی صورت بعنیہ وہی ہوتی ہے جو رحم کے اندر پیش آتی ہے وہ صورت یہ ہے۔جب کرم منی اس کی بیرونی دیوار (Pelucida Zona) سے مس کرتا ہے تو مضبوطی سے اسکے ساتھ چپک جاتا ہے اور پھر تیزی سے بیضہ انثی کے اندر داخل ہو جاتا ہے بیضہ انثی میں وہ آگے بڑھتے بڑھتے زنانہ پرومرکزہ (Female Pronycleus) کے قریب جا پہنچتا ہے وہاں اس کا سر اور دم اس سے جدا ہو کر گھل جاتی ہے۔اس رقت مردانہ پرومرکزہ زنانہ پرومرکزہ میں مدغم ہو جاتا ہے اور نتیجتاً ایک قابل تقسیم مرکزہ Segmentation Nucleus حاصل ہوتا ہے۔اس کے بعد بار آور بیضہ انثی

کی تقسیم شروع ہوتی ہے اور تقسیم در تقسیم کا عمل تیزی سے چلتا ہے۔تقسیم در تقسیم کے عمل کے جوفروی شکل حاصل ہوتی ہے وہ خلیاتی ہوتی ہے۔

﴿تنبیہ﴾ یاد رہے کہ حاصل شدہ حلقہ مردانہ اور زنانہ نطفوں کی ماہیت سے جدا ماہیت رکھتا ہے۔اگرچہ اس کی نئی ماہیت میں منقلب ہو کر گئے ہیں۔اس حلقہ میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی بیضہ انثی کو بار آور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک خاصہ کے طور پر انسانی خلیہ میں مخصوص قسم کے ذرات Chromosomes کی تعداد چھیالیس (۴۶) ہوتی ہے مردانہ اور زنانہ نطفوں کے خلیات یعنی کرم منی اور بیضہ انثی میں سے ہر ایک میں ان کی تعداد تیئیس (۲۳) ہوتی ہے۔بار آور اور ادغام سے تعداد اصل یعنی چھیالیس (۴۶) تک پہنچ جاتی ہے اس طرح سے نطفہ کے برخلاف حلقہ کے خلیوں میں سے ہر ایک میں ان ذرات (Chrromosomes) کی تعداد چھیالیس ہوتی ہے۔

﴿چوتھا مرحلہ﴾ حاصل شدہ حلقہ کی رحم میں منتقلی اور وہاں مزید پرورش حلقہ کے ابتدائی مراحل میں یعنی جب آٹھ یا اس سے کچھ زائد خلیاتی مرحلہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو ٹیسٹ ٹیوب سے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔وہیں اس کی بقیہ نشو و نما ہوتی ہے اور وہیں سے وضع حمل کے ساتھ بچہ جنم لیتا ہے۔یہ حلقہ جو میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہوا اس کو مزید پرورش کے لیے اگر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے تب تو بچے کے ثابت النسب ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور کوئی اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

﴿انتباہ﴾ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہر مرحلے میں ستر اور حجاب کا لحاظ رکھا جائے اور عورت سے متعلق مراحل کوئی لیڈی ڈاکٹر پورے کرائے۔

﴿نطفہء غیر شوہر اور نسب﴾ اس بحث سے اگرچہ من وجہ ہمارا مطلب نہیں لیکن چونکہ آج کل کا جاہل مسلمان صرف ضرورت پوری کرنے کیلئے غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے اس کی آگاہی کیلئے عرض کرنا ضروری ہے شاید کوئی مسلمان کی لاج رکھتے ہوئے عمل کرے۔اگر اس کو بیوی کے بجائے کسی اجنبی

عورت کے رحم میں منتقل کیا جائے تو چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کیا بچہ ثابت النسب ہوگا؟

☆ بیوی یعنی صاحبہ النطفہ کا بچے کے ساتھ کیا تعلق ہوگا؟

☆ اجنبیہ یعنی صاحبہ الرحم کا بچے کے ساتھ کیا رشتہ ہوگا؟

ان سوالات کا جواب جاننے کے لیے چند مقدمات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

﴿مقدمات ضروریہ﴾

۱۔ بچے کی تخلیق مرد و عورت دونوں کے نطفوں سے ہوتی ہے۔ اور عادۃ صرف ایک کے نطفہ سے بچے کی تخلیق نہیں ہوتی

وهواستدلال على ان لها منيا كماللرجل والومخلوق منهما (مرقاة المفاتيح)

۲۔ مردانہ و زنانہ نطفوں کے اختلاط اور بیضہ انثی کی بارآوری کے بعد جو حلقہ حاصل ہوتا ہے اس میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی انثی کو بارآور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی کیوں حلقہ کی ماہیت اور ساخت کرم منی کی ماہیت او ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

۳۔ شریعت میں شوہر کے نطفہ کو احترام حاصل ہے جب تک اس کو حرام اور ناجائز محل میں نہ ڈالا گیا ہو۔ اور اگر حرام محل میں ڈالا گیا ہو تو پھر شوہر کے نطفہ کو وہ احترام حاصل نہیں رہتا۔ اسی لیے زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ ایسا درحقیقت شوہر کے نطفہ اور خود شوہر کی تذلیل شرع کے طور پر ہے۔ البتہ اگر شبہ اور غلطی سے کسی اور عورت کو اپنی بیوی سمجھتے ہوئے اس سے صحبت کر لی تو چونکہ اس صورت میں شریعت کی مقرر کردہ حدود سے سرکشی کا قصد نہیں تھا بلکہ ایسا شبہ سے ہوا ہے لہذا شریعت ایسے شخص کی تذلیل نہیں کرتی اور اس شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس سے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ عورت شوہر والی ہو تو اس کے شوہر کو بھی روک دیا جاتا ہے۔ کہ جب تک عورت عدت نہ گزار لے یعنی اس کے رحم کی فراغت نہ معلوم ہو جائے تب تک صحبت نہ کرے تاکہ اگر حمل ہو تو وہ اپنے نطفہ سے حمل کو ملوث نہ کرے۔ یہ تلویث اس طرح نہیں ہوتی کہ دوسرے کے حمل میں داخل ہو کر اس کے نسب کو مشتبہ بنا دے بلکہ نسب دوسرے کا ہی رہتا ہے اور اس نطفہ کے کچھ خارجی اثرات حمل

پر پڑتے ہیں اسکو حدیث میں یوں بیان کیا۔

لا يسقى ماء احدكم زرع غيره ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے یعنی وہ کھیتی دوسرے کی ہے اور رہے گی البتہ اس کے نطفہ کے کچھ خارجی اثرات پڑ سکتے ہیں۔

۴۔ پچھلے مقدمہ میں جائز و ناجائز محل کا ذکر ہے۔ محل یعنی رحم جنین کی حقیقت سے علیحدہ ایک چیز ہے وہ محل حمل ہے خود حمل یا اس کا جزو نہیں ہے۔ محل سے اصل مقصود حال یعنی بچہ ہوتا ہے جو مردانہ نطفہ کے زنانہ نطفہ کے ساتھ اختلاط کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ تو محل میں ڈالنا خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ زنانہ نطفہ کے ساتھ اختلاط مقصود ہوتا ہے۔ لہذا احلال محل یعنی بیوی کے رحم میں نطفہ کو ڈالنا یا بیوی کے نطفہ کے ساتھ شوہر کے نطفہ کو مخلوط کرنا ہم معنی ہیں۔

۵۔ جائز حمل اپنے بالکل ابتدائی مرحلہ سے ثابت النسب ہوتا ہے حمل کے نسب کا کسی مرحلہ میں خواہ وہ ابتدائی ہو یا بعد کا کوئی ہوا اثبات نہیں کیا جاتا۔ ثبوت نسب کے لیے نہ حمل کی کوئی خاص مدت شرط ہے اور نہ ہی کوئی خاص محل ضروری ہے اور نہ ہی استبانہ خلق کی احتیاج ہے اور ہی وضع حمل اس کے لیے موقوف علیہ ہے۔ یہ ثبوت نسب کا نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

النسب الثابت بالنكاح لا يقطع الا باللعان (بدائع الصنائع صفحہ ۲۴۶ جلد ۳)

ترجمہ﴾ نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے اس دعوی پر چند مزید دلائل مندرجہ ذیل ہیں

﴿الف﴾ شوہر کے نطفہ کو جب کہ وہ حلال محل میں ڈالا گیا ہو احترام حاصل ہوتا ہے اور شوہر کی طرف اس کی نسب قائم رہتی ہے اس کے برخلاف حرام محل میں ڈالنے سے اس کا احترام اور اس کی نسبت دونوں ہدر اور باطل قرار پاتے ہیں۔ پھر جب شوہر کی طرف منسوب نطفہ بیوی کے نطفہ کے ساتھ مختلط ہوتا ہے تو اگرچہ اختلاط کی وجہ سے ماہیت بدل جاتی ہے لیکن نسبت کو منقطع کرنے والی کوئی بات نہیں پائی گئی۔ اختلاط سے پہلے نطفوں کی نسبت اپنے اپنے صاحب (یعنی شوہر اور بیوی) کی طرف تھی۔ اختلاط کے بعد حاصل شدہ مرکب کی نسبت اکٹھی دونوں کی طرف ہوگی۔

〈ب〉 حدیث میں ہے۔ **لا یسقی ماء احد کم زرع غیرہ۔**

ترجمہ ﴾ ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ یہ حکم حمل کے دوران کا ہے۔ اس میں زرع غیرہ فرمایا جس میں حمل کو منسوب بتلایا۔ نیز زرع کو مطلق ذکر کیا کسی خاص مرحلہ کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔

〈ج〉 **ذکر شمس الائمہ السرخسی فی اصولہ ان الجنین مادام مجتنا فی البطن لیس لہ ذمتہ صالحتہ لکونہ فی حکم جزہ من نفسالہ ذمتہ فبا عتبار ھذا الوجہ یکون اھلا لوجوب الحق لہ من عتق اوارث اونسب اووصیتہ ۔وباعتبار الوجہ الاول لا یکون اھلالوجوب الحق علیہ**

جنین کیلئے کوئی باصلاحیت ذمہ نہیں ہوتا کیوں کہ وہ ماں کے ایک جزو کا حکم رکھتا ہے البتہ چونکہ اس کو علیحدہ سے حیات حاصل ہے اورراس میں ذمہ وارنفس بننے کی استعداد ہوتی ہے لہذا اس اعتبار سے جنین اس کا اہل ہوتا ہے کہ اس کے لیے آزادی، میراث، نسب اور وصیت جیسے حق واجب ہوں جب کہ پہلی ہوتا کہ اسکے ذمہ دوسروں کے حق واجب ہوں اور جنین کس کو کہتے ہیں؟ علامہ شامیؒ رد المختار میں لکھتے ہیں۔ **ھوالولدمادام فی الرحم ویکفی استبانہ بعض خلقہ کظفر و شعر 〈صفحہ ۴۱۲ جلد ۵〉**

﴿ترجمہ﴾ بچہ جب تک رحم میں ہوا اس کو جنین کہتے ہیں۔ اس کیلئے کسی عضو مثلاً ناخن اور بال کا بن جانا کافی ہے۔

〈د〉 علامہ زیلعی لکھتے ہیں۔ **الا حکام لاتترتیب علی الحمل لا حتمال۔والارث والوصیہ یتوقفان علی الولادۃ فیثبتان للولد لا للحمل وکذا العتق لا نہ یقبل التعلیق بالشرط وانما کان لہ الرد بالعیب لان الحمل ظاھر والریح شبھہ والردبالعیب لا یمتنع بل یشبت معھا وکذا لنسب یثبت مع الشبھہ بخلاف اللعان لانہ من الحدو دفلا یثبت معھا۔**

﴿ترجمہ﴾ احکام کا ترتب حمل پر نہیں ہوتا کیونکہ حمل کے ثبوت میں شک واحتمال ہوتا ہے۔ مشتری کی جو عیب بناء پر خریدی ہوئی باندی (یعنی جس کو خریدنے کے بعد ظاہر ہوا ہے اور حمل کی جگہ نفخ ہونے کا محض احتمال وشبہ ہے اور عیب کی بناء پر واپسی شبہ سے ممتنع نہیں رہتی بلکہ شبہ کے ہوتے ہوئے بھی ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسب بھی شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت ہوتا ہے لہذا شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمل کیلئے نسب ثابت ہوتا ہے اور پہلے ذکر ہوا یہ ثبوت نسب نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

النسب الثابت بالنکاح لا یقطع الا باللعان 〈بدائع الصنائع صفحہ ۲۴۲ جلد ۳〉

﴿ترجمہ﴾ نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نسب خود ثابت ہونے والی چیز ہے اس کو ثابت نہیں کیا جاتا کیوں کہ اثبات نسب بھی قطع نسب کی طرح ایک حکم ہے اور علامہ شہاب الدین شبلیؒ لکھتے ہیں۔

〈قولہ ولم ینف الحمل〉وانمالم ینف القاضی نسب الحمل عن ابیہ لا ن قطع النسب حکم علیہ ولا تترتب الا حکام علی الحمل دلالہ قبل الا خصال ولھذا لا حکم لہ باستحقاق الوصیہ والمیراث قبل الولا دۃ ا ھ حاشیہ علی النبیین

﴿ترجمہ﴾ قاضی حمل کے نفی اس کے باپ سے نہیں کرے گا کیوں کہ قطع نسب حمل کے لیے مخالف ہے جبکہ ماں سے جدا ہونے سے پیشتر حمل کے لیے موافق ومخالف احکام کا ترتب نہیں ہوتا اسی لیے ولادت سے پیشتر حکم نہیں لگایا جاتا۔ جب معلوم ہوا کہ حمل کے لئے نہ اثبات نسب ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے قطع نسب تو ثبوت نسب کے لیے ضروری ہے کہ وہ ابتدائے حمل سے ہو کر کیونکہ اگر وہ ابتدائے حمل سے نہ بلکہ بعد کے کسی مرحلہ میں ہو مثلاً استبانہ بعض خلق پر ہو تو جائز اور ناجائز حمل دونوں اس امر میں غیر معقول ہے کہ ایک وقت میں تو دونوں یکساں حکم کھتے ہوں لیکن پھر اچانک کسی اور فارق کے وجود میں آئے بغیر دونوں

کے حکم ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں ایک ثابت النسب ہو جائے اور دوسرا غیر ثابت النسب ہو جائے۔

علامہ کاشانی لکھتے ہیں۔ **ولو قال لا مراته وهی حامل لیس هذا الحمل منی لمیجب اللعان فی قول ابی حنیفه لعدم القزف بنفی الولد وقال ابو یوسف ومحمد ان جائت بولد قل من ستة اشهرمن وقت القذف فقد تیقنا بوجوده فی البطن وقت القذف الهذاالواصی لحمل امراء ته فجائت به لاقل من ستته اشهر من اشهراستحق الوصیه ۔ واداتیقنا بوجوده وقت النفی کان محتملا للنفی اذالحمل متعلق به الا حکام جانه جاء ت به لا کثر من ستته اشهر فلم تتیقن بوجوده عند القذف لا حتمال انه حادث ولهذا لا تستحق الوصیة ولا هی حنیفه ان القذف بالحمل لوصح امان یصح باعتبار الحال او باعتبار الثانی ۔لاوجه للاول لانه لا یعلم وجده للحال لجواز انه ریح لاحمل ولا سبیل الی الثانی لانما یصر فی معنی التعلیق بالشر ط ولا یقطع نسیب الحمل ولاسبیل الی الثانی لا نه یصیر فی معنی التعلیق با لشر ط ولا یقطع نسب الحمل قبل الولاده بلا خلاف بین اصحابنا ماعند ابی حنیفه فطاهر لانه یلا عن وقطع النسب من احکام اللعان واما عند هما فلان الا حکام انما یثبت للولاء لا للحمل وانما یستحق اسم الولد بالا نفصال ولهذا لا یستحق المیراث والوصیه الا بعد الاَ نفصال (بدائع الصنا ئع صفحه ۲۴۰ جلد۳)**

﴿ترجمہ﴾ اگر اپنی حاملہ بیوی سے کہا کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے تو ابوحنیفہ کے نزدیک لعان واجب نہیں ہوگا کیوں کہ بچے کی نفی سے قذف معدوم ہے جبکہ امام یوسفؒ اور امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اگر وقت قذف سے چھ مہینے سے کم میں بچہ جنا تو قذف کے وقت پیٹ میں اس کا ہونا یقینی ہوا اسی لیے اگر اسی بیوی کے

حمل کیلئے کوئی وصیت کرے اور پھر (وصیت کے وقت سے) چھ مہینے سے کم میں عورت نفی کے وقت ہمیں حمل کے ہونے کا یقین ہوتا تو وہ نفی کے قابل بھی ہے کیونکہ حمل کے ساتھ (بھی) احکام کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ باندی کو (حمل کے عیب کی وجہ سے) اس کے فروخت کنندہ پر واپس لوٹا دیا جاتا ہے اور معتدہ کیلئے اس کے حمل کی وجہ سے نفقہ واجب ہوتا ہے تو جب شوہر نے حمل کی نفی کی تو وہ لعان بھی کرے گا اور اگر چھ ماہ سے زائد عرصہ میں بچہ پیدا ہوا تو قذف کے وقت حمل کا ہونا یقینی نہیں کیوں کہ احتمال ہے کہ وہ اس کے بعد ہوا ہو اسی لیے (اس صورت میں) وصیت میں استحقاق نہیں ہوتا۔ امام ابوحنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ حمل کے ساتھ قذف اگر صحیح ہو یا تو زمانہ حال کے اعتبار سے صحیح ہوگا یا آئندہ زمانہ کے اعتبار سے صحیح ہوگا۔ پہلے کی کوئی صورت نہیں ہے اس لیے کہ ہوسکتا ہی وہ حمل نہ ہو ہوا بھری ہوئی ہو۔ اور دوسرے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے کیوں تعلیق شرط کا معنی اس میں پایا جاتا ہے۔ ولادت سے پیشتر حمل کے نسب کو قطع نہیں کیا جائے گا اس پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو ظاہر ہے کیوں کہ شوہر لعان نہیں کرسکتا جبکہ قطع نسب لعان کا ایک حکم ہے صاحبین رحمھم اللہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احکام بچے کے لیے ثابت ہوتے ہیں حمل کیلئے نہیں اور بچہ اس وقت کہلاتا ہے جو ماں سے جدا ہو جائے اسی لیے ماں سے جدائی کے بعد ہی میراث اور وصیت کا مستحق بنتا ہے۔ اس اقتباس سے مندرجہ ذیل دو نکات حاصل ہوئے۔

1) حمل شروع دن سے ثابت النسب ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب وقت وقفہ سے چھ ماہ سے مثلاً چار دن کم میں بچہ پیدا ہوا اور اس حمل کی کل مدت چھ ماہ ہو تو صاحبین کے نزدیک حمل کی نفی صحیح ہو۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ حمل اس وقت ثابت النسب ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول بھی اسکے مخالف نہیں کیونکہ ان کے قول کی یہ توجیہی کی گئی ہے کہ زمانہ حال میں حمل کے وجود کا علم نہیں اور احتمال ہے کہ حمل نہ ہو فقط ہوا ہو۔ اس سے یہ مفہوم ہوا کہ اگر کسی طریقہ سے حمل کے وجود کا علم ہو جائے اور دیگر احتمال مرتفع ہو جائے تو ان کے نزدیک بھی نفی صحیح ہوگی اور صحت نفی اس کو مستلزم ہے کہ پہلے سے نسب ثابت ہو۔

2) یہ جو ذکر ہے کہ صاحبین کے نزدیک احکام ولد کیلئے ثابت ہوئے ہیں حمل کے لیے نہیں تو یہ بات یاد رہے کہ پہلے اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے کہ حمل کیلئے ثبوت نسب نکاح سے ثابت ہوتا ہے حمل کیلئے

نسب کا اثبات نہیں کیا جاتا۔ اس لیے ہر حمل پر ہر حکم لگانا نہیں ہے۔ مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حمل بالکل ابتداء سے ثابت النسب ہوتا ہے۔

ایک اشکال:- قرآن پاک میں ہے **ان امھاتھم الا الئی ولد نھم** اس آیت میں امومیت کے لیے وضع حمل کا ذکر ہے بلکہ امومیت کو صرف اسی عورت میں منحصر کیا ہے جس نے جنا ہو۔

حل﴾ امھاتھم میں مضاف الیہ ضمیر ظہار کرنے والوں کو طرف راجع ہے اور آیت کا ترجمہ یہ ہے ظہار کرنے والوں کی مائیں فقط وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اس میں اب دو احتمال ہیں یا تو عورت پر محمول کیا جائے اور عادۃ ماں بننے کی تین مراحل ہوتے ہیں۔

(1) عورت کے نطفے کی مرد کے نطفے سے بار آوری

(2) بار آور نطفہ کا رحم میں قرار ونشونما

(3) مدت پوری ہونے پر وضع حمل

لہذا مطلب یہ ہوگا کہ عادۃ ان کی مائیں وہ ہیں جن میں یہ تینوں مراحل گزرے ہیں اور وہ افراد جن میں اس عادت سے عدول ہے انکے بارے میں سکوت سمجھا جائے کہ ایک تو وہ کل انسانی آبادی کے تناسب سے گویا کالعدوم ہیں اور عام ضابطہ میں شامل نہیں ہیں۔ اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ فقہاء کی اتنی صراحتوں سے ثابت ہوا ہے کہ حمل ثابت النسب ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں وضع حمل کا ذکر احترازی نہیں بلکہ اتفاق ہے اگر کوئی اس آیت کی بناء پر امومیت کے لیے وضع حمل کو شرط قرار دینے پر مصر ہو تو پھر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آیت میں فقط ظہار کرنے والوں کا ذکر ہے اور عبارت النص ہے ظہار کرنے والوں کی ماؤں کے بارے میں لہذا ہم اس کو پیشین گوئی بنالیتے ہیں کہ ظہار صرف وہ لوگ کریں گے کہ جنکی ماؤں کا نطفہ بھی انکی تخلیق میں شامل ہوگا اور ان کو جنین بھی۔ وہ لوگ جو مستعار رحم سے پیدا ہوں گے وہ ظہار ہی نہیں کریں گے۔ مذکورہ بالا مقدمات کی تمہید کے بعد اب ہم سوالات کے جواب دیتے ہیں جو پہلے ذکر کئے تھے۔

☆ سوال نمبر 1 کیا بچہ ثابت النسب ہو گا؟

﴿جواب﴾ چونکہ غیر عورت کے رحم میں داخل کی جانیوالی شئے نطفہ نہیں ہے بلکہ جائز میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہونے والا علقہ ہے اور یہ حقیقت واضح ہوچکی ہے کہ میاں بیوی نطفوں کے اختلاط سے حل ہونے والا علقہ ثابت النسب ہوتا ہے لہذا اسی علقہ کی نشونما اور ترقی سے جو بچہ حاصل ہو وہ بھی ثابت النسب ہوگا اور اس کا باپ وہ شوہر ہوگا جس کے نطفہ کا اختلاط اس کی بیوی کے نطفہ کیساتھ ہوا ہے۔

☆ سوال نمبر 2 صاحب النطفہ (بیوی) کا بچہ سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ چونکہ یہ صاحب النطفہ کی بیوی ہے اور علقہ کی تخلیق میں اس کا نطفہ استعمال ہوا ہے اور اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ حقیقی ماں بننے کے لیے بچے کی تخلیق میں صرف اس کا نطفہ ہونا کافی ہیوضع حمل وغیرہ اس کے لیے شرط نہیں ہیں۔ لہذا صاحبہ النطفہ بچے کی حقیقی ماں ہوگی۔

☆ سوال نمبر 3 صاحب الرحم (اجنبیہ) کا بچے سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ یہ بچے کیلیے رضائی ماں کی مثل ہوگی اس کو حقیقی ماں قرار دیئے جانے کے خلاف مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔ (الف) اس کا نطفہ بچے کی تخلیق میں شامل نہیں۔ (ب) اس کے رحم میں علقہ اس وقت منتقل کیا گیا جب میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہونے والے علقہ کا نسب ثابت ہوچکا تھا لہذا ثبوت نسب کی مزید حاجت نہیں۔ (ج) اگر اسکو بھی حقیقی ماں قرار دیں تو تضاد لازم آتا ہے۔ کیوں کہ بیوی کے ماں ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہو جبکہ صاحبہ الرحم (اجنبیہ) کو ماں کہنے میں ضروری ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہو۔ تولید کا یہ طریقہ کسی طرح بھی جائز نہیں بچے کا ثابت النسب ہونا اس طریقے کے جواز وحلت کو مستلزم نہیں اس طریقے کے عدم جواز کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ درمنشور صفحہ ۵ جلد ۶ میں ابن سیرین اور حسن بن زیادؒ سے روایت ہے لا یعار الفرج کو عاریت میں نہیں دیا جا سکتا۔ (بحوالہ جواہر الفتاوی صفحہ ۱۹۱ جلد ۱۔ مفتی عبدالسلام صاحب چاٹ گامی) جبکہ اس صورت میں رحم وفرج دونوں کو عاریتا لینا ثابت ہوتا ہے جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ تو بطریق اولی ناجائز ہوگا۔

۲۔ قرآن پاک میں ہے۔ نساء کم حرث لکم ابن سیرین اور حسن بن زیاد مذکورہ بالا قول کی روشنی میں لام کے اختصاص کے لیے ہونے کی تعین ہوئی اور مطلب یہ ہوا کہ یہ خاص تمہارے لیے کھیتیاں ہیں دوسروں کے لیے نہیں۔ لہذا غیر شوہر کے حمل کیلئے عورت کو عاریت یا اجارہ پر نہیں لیا جاسکتا۔

۳۔ اجارہ ویسے ہی خلاف قیاس ہے اور اس کا جواز محض ضرورت کی بناء پر ہے۔ والقیاس یابی جوازہ لان المعقود علیه المنفعه وھی معلومه واضافه التملیک الی ماسیوجدلا یصح الا انا جوزنالحاجه الناس الیه۔ (ھدایه کتاب الاجا جلد زیر بحث صورت میں ضرورت مستحق نہیں کیونکہ شوہر اگر اولاد کا خواہشمند ہے تو وہ اور بیویاں کرسکتا ہے نہیں تو بانجھ کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرسکتا ہے۔

۴۔ امومیت میں باعث فضیلت چیز حمل اور وضع حمل ہے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿**حملته امه کرھا ووضعته کرھا حملته امعوھا علی وھن۔ زیربحث صورت میں صاحب النطفه** شرف وفضیلت کے باعث وسبب سے محروم ہے جبکہ صاحب الرحم اس باعث وسبب کی موجودگی کے باوجود امومیت حقیقی کے شرف وفضیلت سے محروم ہے۔

۵۔ فطرت انسانی جبکہ وہ سلیم ہو اس صورت سے اباء کرتی ہے۔ لیکن اسے وہ سمجھے جسے فطرت انسانی کی قدر ہے اور جو فطرت انسانی سے نکل کر بہائم اور جانوروں کی جو خصلت میں داخل ہو چکا ہے اسے اس قیمتی جوہر کی کیا خبر۔

﴿بانجھ عورت کیلئے روحانی علاج﴾ ہمارے دور میں مادیات پر یقین زیادہ ہے روحانیات سے کوئی دلچسپی نہیں مادیات کا غلط ہو جانا ممکن ہے لیکن روحانیات پر یقین محکم اور عقیدہ مضبوط ہو تو بقول علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ''اگر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی زنجیر'' اسی لیے عوام میں ایک مقولہ مشہور ہے کہ پیر اچھا یا یقین اسی لیے فقیر مذکورہ بالا بحث کے بعد چند روحانی تدابیر از شمع شبستان عرض کرتا ہے ممکن ہے کسی خوش قسمت برادر مسلم کا بھلا ہو جائے۔

﴿بانجھ عورت کا علاج﴾ نقش ذیل لکھ کر عورت گلے میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا دراز عمر کا صالح وجامع الفضائل جسمانی وروحانی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے **ان اللہ علی کل شیی تدیر۔**

۷۸۶

یا کافی	یا علی	۱۱۵
یا قوی	۱۱۲	یا حق
یا حنان	یا جامع	یا باقع
اجب یا فلاں و فلاں با حق یا مصور		

﴿دیگر از مفتاح القلوب﴾ عورت کو چاہیے کہ بروز جمعرات روزہ رکھے۔ افطار کرتے وقت اتنا دودھ کہ پی سکے سات بارہ سورۂ مزمل شریف پڑھ کر دودھ پر دم کرے پھر اسی دودھ سے روز افطار کرے اگر دودھ ہضم ہو جائے پس یہ نقش ونقوش اس بارے میں لکھے ہوئے ہیں عمل لائے انشاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر دودھ ہضم نہ ہو تو صبر کرے در نصیبہ او فرزند نیست اسکی قسمت میں اولاد نہیں۔

عمل استقرار حمل از اعداد آئیہ کریمہ ﴿ یایھا الناس تا رقیبا (سورۃ النساء) دو نقش از گلاب زعفران نوشتہ یکے بخورون وہدو دیگر برز ہدان (بچہ دان) زن بندو کرم الہی حاملہ گردد اما باید کہ ایں جملہ اعمال بعد پاک شدن از حیض نہ کند تا ہفت روز بعد آں عمل ایں است وچوں عمل کند زن وشوہر آں شب بہم آیند وصبح غسل پاک کردہ

ب ج — بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	۴۳۰۵	۴۳۰۱	۸
۴۳۰۲	۷	۲	۴۳۰۴
۶	۴۲۹۹	۴۳۰۷	۳
۴۳۰۶	۴	۵	۴۳۰۰

ایضاً دیگر۔ دہ چہار نقش نویسد یکے بر بچہ داں بندو وسہ در سہ روز باب شستہ خوراند و ہر شب جماع کند

۸	۳۰	۳۳	۱
۳۲	۲	۷	۳۱
۳	۳۵	۲۸	۶
۲۹	۵	۴	۳۴

ا۔ایں دعا نوشتہ باآب شستہ خوراند نرینہ آرند۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اَعوذُ بِکلِمَاتِ الثامـاتِ من کلِ ھامَاتِ ومن کلِ عین لاماتِ من اوجاعِ واسقام و امراضِ وان یکاد الذین کفروالیز لقونک بابصارِھم لما سمعو الذکرویقولون انه لمجنون وما ھو الاذکر للعلِمین بحقِ حمه عسق اھیاً اشرَ اھیاً بسم الله الشافی بسمِ الله الکافی بسم الله المعافی بسم الله الذی لایضرمع اسمه شی فی الارض ولافی السماء بسم الله الرحمٰن الرحیم قل اعوذ بربِ الناس ملک الناس اله الناس من شرالوسو اس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ط** سہ روز ایں تعویذ با بخوردو ہر شب باشوہر جمع شود مکرم اللہ تعالیٰ فرزند نرینہ پیدا شود۔

(ز) روز اول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھواللہ الذی تا الرحمٰن الرحیم رب ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام۔

(ح) اروز دوم ھواللہ الذی لا الہ الاھوالملک تا عما یشرکون رب ابراھیم واسمعیل واسحٰق ویعقوب علیہم السلام۔

(ط) روز سوم ھواللہ الخالق الباری تا آخری آیت سورہ حشر رب موسیٰ وعیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

ترکیب نہایت قابل غور۔ (۱) عورت جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے اسی دن یا دوسرے دن شوہر ایک خرما لاکر خود اس پر گیارہ بار سورۂ مزمل شریف پڑھ کر با احتیاط رکھ چھوڑے اور عورت سے کہے کہ نہانے کا سامان ایک ساتھ گوشۂ تنہائی میں پردے کے مکان میں لے جائے اور تھوڑا گڑ بھی لے جائے اور ایک لڑکا خرد سال دایہ کی گود میں گوشہ میں بٹھائے رکھے۔اب عورت ایسے گوشہ میں کہ کوئی اسے نہ دیکھے بسم اللہ کہہ کر کپڑے

اتارے اور بالکل برہنہ ہو کر نہائے جب نہا چکے اس لڑکے کو بلا کر گڑ اسے دے دے پھر اپنے شوہر کو بلا کر اس کا مونہہ دیکھے مگر اس وقت ہم بستر نہ ہوں بعد وہ تعویذ جس پر الف لکھا ہے صفحہ ۳۱ پر ہے موم جامہ کر کے ناف پر باندھے۔

(۲) پھر نقش جس کی پشت پر ب لکھی ہے پانی میں گھول کر پی لے۔

(۳) پھر تعویذ جس پر ج لکھا ہے ۳۱ کے نیچے موم جامہ کر کے ناف کے نیچے پٹیر و پر باندھ لے۔

(۴) پھر نقش جس کی پشت پر د لکھی ہے گھول کر پی لے۔

(۵) پھر نقش جس کی پشت پر ہ لکھی ہے خاص رحم یعنی بچہ دان پر باندھ لے۔

(۶) پھر دعا جس کی پشت پر و لکھی ہے گھول کر پیئے۔

(۷) پھر نقش جس کی پشت پر ز لکھی ہے پیئے۔

یہ سب کام اسی جلسے میں کرے پھر رات کو جب مرد و عورت سونے لگیں شوہر وہ خرما عورت کو کھلائے پھر مرد و عورت دونوں ساتھ ساتھ اکیس اکیس بار یا مصور کہیں اول آخر ۳۔۳ بار درود شریف ضرور پڑھیں پھر صحبت کریں یہ پہلے دن کے کام ہوئے۔

دوسرے دن علی الصباح نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر نقش جسکی پشت پر ح ہے پیئے جب رات ہو پھر بدستور مرد عورت اکیس اکیس بار یا مصور پڑھ کر ہم صحبت ہوں

تیسرے دن نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر جس نقش پر ط ہے پیئے جب رات ہو اسی طرح پڑھ کر ہم صحبت ہوں یہ تین دن ہوئے صبح پھر اسی طرح نہالیں اس میں اگر حمل رہ جائے بہتر ورنہ دوسرے مہینے بعد حیض ایسا ہی کریں۔انشاء اللہ گوہر مراد سے مالا مال ہوں۔

﴿دیگر برائے استقرار حمل﴾

یہ عبارت ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کو پہنائے خدا چاہے صاحب اولاد ہو۔ **ولوان قرآنا سیرت بهه الجبال اوقطعت به الارض او کلم به الموتی بل لله الا مرجمیعاً افلم یئس الذین کفروا ان لویشاء الله لهدی الناس جمیعاً**

«اسقاط حمل کی حفاظت کے لیے مجرب ہے» اگر کسی عورت کے کچے حمل گر جاتے ہوں تو سیاہ مرچ اور اجوائن پر ۷۰ بار **ثمہ خلقنا** (پارہ ۱۸ رکوع پہلا) پوری آیت پڑھے پھر سورۂ کافرون وسورۂ مزمل ۷۔ ۷ بار الم نشرح ۱۱ بار پڑھ کر دم کرے ۷ دانہ مرچ سیاہ اور تھوڑی اجوائن بانجھ عورت کو کھلائے اور حاملہ تا وضع حمل کھاتی رہے۔ نہایت مجرب ہے۔

«یہ عمل استقرار حمل کے لیے نہایت مجرب ہے» یہ نقش لکھ کر بہتر ہیکہ چاندی کے پتر پر کندہ کرا کے عورت کے زیر ناف باندھے اور اسی کو روزانہ دھو کر پیتی رہے صاحب اولاد ہو

(نوٹ) اس نقش پر کپڑا اس طرح چڑھالیں کہ روزانہ اس میں سے نکال کر پی سکیں اور بے ادبی بھی نہ ہو سکے۔ اور نہایت ہی مجرب ہے۔

۴۳ ۲۸ ۳۱ ۱۷
۱۸ ی د ب م ۲۳
ب د
۳۰ م ی ۲۹
یا حیُّ یا قیوم
د ب
۱۹ ی م ۲۲
۳۳ ب م ی د ۲۶
۲۷ ۴۱ ۲۰ ۳۲

واصبرو ما صبرک الاباللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

۱	۴۷	۴۴	۸
۴۵	۷	۲	۴۶
۶	۴۲	۴۹	۳
۴۸	۴	۵	۴۳

۱۱۵	یا حق	یا باقی
یا علی	۱۱۲	یا جامع
یا کافی	یا قوی	یا حنان

الٰہی بحرمتہ راجی سید شاہ ابراہیم عبدالحی یسن بابا حسام حضرت شاہ نور قطب عالم
پنڈوہ مسماۃ فلانہ بنت فلانہ را فرزند تولد شود

«فائدہ» حمل کی روک تھام اور تسیل ولادت کے یہ تعویذ اب وغیرہ۔

«حمل خام کی روک تھام» یہ آیت لکھ کر کمر میں باندھے **کل نفسٍ لما علیھا حافظ فلینظر الا نسان مم خلق خلق من ماءٍ دافقٍ یخرجُ من بین الصلب والترائب فاللہ خیرُ حافظاً وَھوَ ارحم الراحمین۔**

تھام کے لیے مجرب ہے غیر مسلم کے لیے» اہل اسلام کے لیے صفحہ ۸۱۳۳ نمبر پر جو آیات کریمہ لکھی ہوئی ہیں دیں۔ اور اگر غیر مسلم کو دینا ہو تو اسی آیت کا یہ مربع کر کے دے اعداد اس کے ۷۰۸۶ ہیں نقش یہ ہے۔

۱۷۶۴	۱۷۷۷	۱۷۷۴	۱۷۷۱
۱۷۷۵	۱۷۷۰	۱۷۶۵	۱۷۷۶
۱۷۶۹	۱۷۷۲	۱۷۷۹	۱۷۶۶
۱۷۷۸	۱۷۶۷	۱۷۶۸	۱۷۷۳

«تسہیل ولادت» موئف مہر بنوۃ شریف اور نعلین شریف کے باریک تعویذ دردِزہ کے وقت اگر زیادہ تکلیف ہو تو مٹھی میں داب لے ورنہ بازو پر باندھے انگشتری مقطعات کی بھی دردِزہ کے لیے سیدھے ہاتھ میں دنیا مفید ہے ۵ منٹ میں وضع حمل ہوگا۔

«خلاصی حمل بآسانی» ایک مرتبہ شیخ یحیٰی میزی قدس سرہٗ سفر میں تھے بارش کثرت سے ہوئی گاؤں میں کسی نے جگہ نہ دی اس گاؤں کے رئیس کی عورت تین روزے دردِزہ میں مبتلا تھی۔ آپ کو خبر ہوئی ایک پرچہ پر بطور تعویذ لکھ کر دے دیا مراجائے وہ وخر مراجائے وہ پسر وہقاں زائد یانہ زائد۔ دہائی شیخ یحیٰی منیری رحمتہ اللہ علیہ کی جیسے ہی تعویذ باندھا فوراً خلاصی ہوئی جب سے بزرگوں میں یہ عمل بہت مقبول ہے۔

(نوٹ) گڑ پر دم کر کے کھلاتے بھی ہیں۔ بہت ہی زوراثر اور مجرب ہے۔ (موئف)

﴿نقش سوزن برائے حفاظت حمل مجرب ہے﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم واذقالت امرات عمر ان رب انی نذرت لک مافی بطنی محررً افتقبل مُنی انک انت السمیع العلیم الٰھی بحرمته سورۃ یونس الٰھی بحرمته سورۃ ھود الٰھی بحرمته سورۃ یوسف الٰھیٰ بحرمته سورۃ یس الٰھیٰ بحرمته سورۃ مزمل الٰھیٰ محرمته سورۃ والضحی الٰھی بحرمته سورۃ الم نشرح الٰھی بحرمته سورۃ قل یایھا الکا فرون لااعبدما تعبدون ولا انتم عبدون ما اعبد ولا انا عابد ماعبدتم ولا انتم عبدون ما اعبد الٰہی بحرمت ایں آیا تہا آنچہ مسان ومسانی کہ در بدن طفل فلاں بنت فلاں باشد ودوشود **فاللہ خیر حافظ وھوار حم الراحمین۔**

﴿ترکیب﴾ یہ نقش استقرار حمل کے فوراً بعد یعنی تین ماہ کا حمل نہ ہونے پائے کہ یہ نقش حاملہ کو پہنا دیا جائے چاہیے کہ سات سوئیاں لے کر جب یہ نقش مرتب ہو جائے تو ہر سوئی پر ۷۔ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر نقش میں چھبوتا جائے بعد لپیٹ کر موم جامہ کر کے تابنے کے تعویذ میں رکھیں اور اتنا لمبا ڈورا ڈال کر گلے میں پہن لیں کہ تعویذ ناف سے بھی دو انگل نیچا رہے بعد بچہ پیدا ہونے کے فوراً بچہ کو غسل دیں اور اذانیں کانوں میں کہلوا کر فوراً یہ تعویذ ماں کے گلے سے اُتار کر بچہ کو پہنا دیں اور دوران حمل کی حفاظت کے لیے جو ہدایات صفحہ ۳۷ اور ۹۳ پر لکھی ہیں ان کا خاص طور خیال رکھیں۔

۸۸ **﴿آسانی کے ساتھ بچہ پیداھو﴾** آسانی ولادت کے لیے یہ نقش ناف پر باندھے یا سیدھے ہاتھ میں دیدے انشاء اللہ بچہ بہت جلد پیدا ہوگا۔ بعد ولادت تعویذ کو علیحدہ کر دے اور حفاظت سے رکھ لے مجرب المجرب ہے

۸۹ **﴿برائے دفع استحاضه﴾** مربع ۲۵ ۷ کسر ۹/۲ اور چاروں طرف آیت بایں طور کسر ۹/۲ کا مطلب یہ ہے کہ اس نقش کے اعداد کو پُر کرتے وقت نویں خانہ میں ایک زیادہ کر کے لکھے بہت ہی مجرب ہے۔

	باذن اللہ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم				
اسم اذن فی اتحا فضہ اھلک	۷۳۲	۷۳۶	۷۳۹	۷۲۵	اسماء طاان فتح علی اللہ فی الاسم
	۷۳۷	۷۲۶	۷۳۱	۷۳۷	
	۷۲۷	۷۴۱	۷۳۴	۷۳۰	
	۷۳۵	۷۲۹	۷۲۸	۷۴۰	
	[illegible]				

۹۰ **﴿برائے دفع مسان﴾** سورۂ والطارق ۴۱ بار پڑھ کر سوت کے کچہ تاگہ پر دم کریں اور ہر بار گرہ لگاتے جائیں سوت کے بھی ۴۱ تار ہوں رنگ کی قید نہیں یہ گنڈہ حاملہ تا وضع حمل گلے میں پہنے رہے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو فوراً بچے کو نہائیں دیر ہرگز نہ کریں اور فوراً اسی وقت سات اذانیں ۴ سیدھے کان میں ۳ اُلٹے کان میں دے کر وہ گنڈا ماں کے گلے سے اتار کر بچہ کو پہنا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ مسان سے محفوظ رہے گا۔

(نوٹ) اس کے لیے نقش سیفی دوسری طرف حفاظت جان کندہ شدہ گلے میں ڈالنا بھی بہت مفید ہے۔ رضوی کتب خانہ سے طلب کریں۔

﴿برائے دفع مسان وآسیب مجرب ھے۔﴾ کاغذ پر یا رکابی پر لکھ کر پلائے انشاء اللہ مسان وآسیب سے محفوظ رہیں گے

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بحق ۱ — یااللہ ۱۱ — العلی ۱۱ — العظیم ۵۵

﴿برائے دفع اُم صبیاں﴾ ۴عدد نئی سکوری پر اس نقش کو لکھ کر اپلوں سے
چاروں طرف پر کر کے آگ جلائے جب خوب سرخ ہو جائیں تو چاروں سکوریوں کو بچہ کے پلنگ کے پایوں
کے نیچے رکھے مولیٰ تعالیٰ چاہے دورہ دفع ہو۔

۷۸۶

۱۰۳۰	۱۰۲۴	۱۰۱۰	۱۰۳۶
۱۰۱۲	۱۰۳۴	۱۰۳۲	۱۰۲۲
۱۰۴۰	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۶
۱۰۱۸	۱۰۲۸	۱۰۳۸	۱۰۱۶

﴿مجرب ارشادات﴾ ایک صاحب نے حضور قبلہ اعلیٰ حضرت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی حضور ۱۳ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن
میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی عمر ۳ سال کی کسی کی دو سال کی کسی کی ایک سال کی ہوئی اور
سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے
۔حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد فرمایا۔مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہو اسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں
کہ یہاں اطلاع دی جائے (اطلاع آنے پر سوئیوں کا تعویذ دیا جائے گا۔اور زوجہ اور ان کی والدہ
کا نام بھی معلوم ہونا چاہیئے اس وقت سے انشاء اللہ بندوبست کیا جائے گا اپنے گھر میں پابندی نماز کی
تاکید شدید رکھیے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار پڑھا کریں اور علاچہ نمازوں
کے ایک بار سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں
عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت

قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں
نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳۔ ۳ بار صبح وشام اور سوتے وقت پڑھیں صبح
سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلنے سے
غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک
ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا منہ اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک
ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر پھیریں تین بار ایسے ہی کریں اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان
میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب
بناتے ہیں وہ بنوا لیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جاوے روشن
کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لیے بھی روشن کیجئے وہ چراغ باذنہ
تعالیٰ سحر وآسیب ومرض تینوں کے دفع کیلئے مجرب ہے بچہ جو پیدا ہوا پیدا ہوتے ہی معاسب سے پہلے
اس کے کانوں میں ۷ بار اذانیں دی جائیں۔ ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین بار تکبیر بائیں کان
میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے۔ دیر کرنے میں شیطان کا داخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی
اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینے پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے
سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچوں سال بھی چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر تولے
مکان میں سات دن تک مغرب کیوقت ۷۔ ۷ بار اذان بلند آواز سے کہی جائے۔ اور تین شب کسی
صحیح خواں سے پوری سورۂ بقر اسی آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے۔ شب
کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں
اس کے دروازے سے باہر بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھ کر بایاں پیر پہلے رکھ کر جائیں
اور جب نکلیں تو دہنا پاؤں پہلے نکالیں۔ اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کے لیے جب
کپڑے اُتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھے کہ شروع
فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہیں۔ ان باتوں کا لتزام رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی خلل

نہ ہونے پائے گا۔
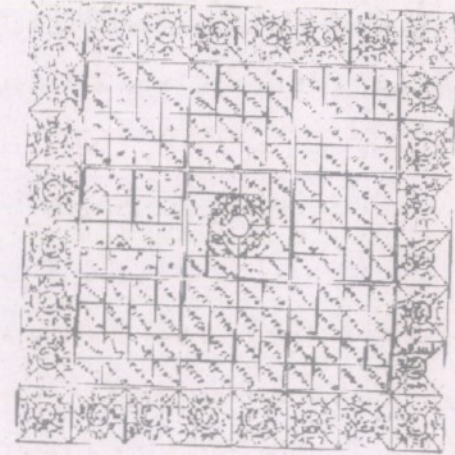
«بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب»

اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے ارشاد فرمایا۔

۱۔ یہ چراغ معلق روشن کیا جائے گا کسی چھینکے یا قندیل میں۔

۲۔ روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلہ یا انگوٹھی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم ہونے پر وہ مسکین مسلمین پر تصدیق کریں۔

۳۔ چراغ باوضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو۔ اور مرد بہتر ہے۔

۴۔ مرض ہلکا ہو تو چراغ روز ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے ۳ گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر۔

۵۔ مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اس کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی طرف دیکھے۔

۶۔ جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اُسے

بڑے چراغ کی پشت پر یہ کندہ کیا جائے

۶۔ جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اُسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھیر ڈالیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھ دیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے۔ بسم اللہ کہہ کہ اس طرف روشن کریں۔

۷۔ اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لو کے پاس سونا رکھیں۔

۸۔ جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے سوا مریضہ کے کوئی عورت حیض یا نفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت۔

۹۔ اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الٰہی درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستگی سے کہہ دی چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو بیہودہ بات ہونے پائے۔

۱۰۔ جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا مونھ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ اصلا نہ کھلا رہنے پائے

۱۱۔ چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یاد رکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکل اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا۔ پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا اچاہیے کہ پہلے دن قصداً کچھ دیر کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے۔

۱۲۔ چراغ بڑھانے کا وقت آئے کوئے باوضو شخص بڑھائے اور اُس وقت یہ کہے **اسلام علیکم ارجعر اماجورین۔**

۱۳۔ روز نیا چھلیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آن مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔ ۱۴۔ جس کیلئے یہ چراغ روشن ہوا ہو اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔

(الملفوظ حصہ سوم)

' مریضہ حیض ونفاس کی حالت میں بلا تکلف بیٹھے۔

چند ضروری سوالات متعلق چراغ مع جوابات

﴿سوال﴾	﴿جواب﴾
۱۔ چلہ بھرنے کے لیے ۴۰ چھلے ہوں یا ایک ہی	صرف ایک چھلہ یا ٹکڑا سونے کا کافی ہے۔
۲۔ مقدار چھلہ کیا ہے۔	حسب حیثیت کافی ہے۔
۳۔ بتی روئی کی ہو یا کپڑے کی	کوری روئی وٹی کا پٹس
۴۔ مرض بانجو کیلئے چار بتیاں جلائی جائیں یا ایک	چار بتیاں جلائی جائیں
۵۔ اگر چار بتیاں جلائی جائیں تو شب بھر یا ۲۔۳ گھنٹے	صرف دو گھنٹے کافی ہے۔
۶۔ ہر چار لو کے پاس ۴ چھلے ہوں یا ایک ہوں	ہر لوئے پاس گویا چار چھلے یا سونے کے ٹکڑے
۷۔ چھلے مراد کیا ہے۔	چھلہ ٹکڑا سونے کا
۸۔ بڑے چھوٹے چراغ کی ایک ترکیب ہے یا دو فہرست	دونوں کی ایک ہی ترکیب نہیں اس کی ترکیب میں دیکھیں
۹۔ ایام حیض میں بھی مریضہ روشنی میں بیٹھے یا اس حد تک چھوڑ دے	ہر حالت میں مریضہ بیٹھ سکتی ہے۔
۱۰۔ چراغ متواتر ۴۰ روز تک روشن کرے کرے	اگر ۴۰ روز کی نیت کی ہے تو ۴۰ دن جلائے ناغہ نہ کرے
۱۱۔ ہلکے مرض کے لیے بھی ۴۰ دن جلانا پڑے گا	نہیں ہلکے مرض کے لیے ۲۱ دن کافی ہے
۱۲۔ دیہات میں جب گھڑی نہ ہو تو چراغ ٹھیک وقت دو سے دن پر کیسے جلائے	وہاں صحیح تخمنہ کر لیا جائے جس سے زیادہ تاخیر سے نہ ہو
۱۳۔ مریضہ تخلیہ کا وقت چراغ روشن کرنے سے قبل کرے کرے	جس وقت سے چراغ جلائے اس وقت سے تخیہ

یا بعد میں

۱۴۔ مرض اماصبیاں اور مرض بانجھ پن کی ایک ہی ترکیب ہے علیحدہ علیحدہ — ہاں دونوں کی ایک ہی ترکیب ہے

۱۵۔ مرض عقم سخت مرض ہے یا ہلکا — مرض عقم یعنی بانجھ ہونا بہت سخت مرض ہے

﴿نقش حفاظت حمل﴾ یہ نقش حضرت قبلہ سید محمد صاحب محدث کچھ چھوی نقش تکیہ جنہ کی پشت پر کندہ کرا کر دیتے۔ فقیر نے اس کا تجربہ کیا بحمد اللہ بڑا زور اثر پایا جس کے بچے نہ جیتے ہوں یا ہوتے ہی نہ ہوں ی کچے حمل گر جاتے ہوں ہر ایک کے لیے مفید ہے۔

نقش یہ ہے۔

۲۴	۲۹		۳۱	۱۶
۳۰	۱۹ ۲۰	۲۰	۲۳ ۲۵	۲۹
۱۹	۲۲	۲۴	۲۹	۲۲
	۲۳ ۳۳	۲۸	۲۱ ۲۷	
۲۶	۲۱		۳۰	۳۲

حمعسق — کھیعص

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف اٹھرہ اور اس کا علاج پڑھیے

نوٹ:۔ چونکہ عمل نہ ٹھہرنا کبھی ماہواری کی خرابی سے بھی ہوتا ہے اس کے لیے چند ضروری باتیں عرض ہیں۔

﴿حیض ونفاس کی صفائی بلکہ زچہ خانے کی تمام پر بیماریوں کے لیے بہترین عمل﴾

یہ سات سلام قرآن شریف کے مشک وزعفران سے چینی کی تشتری پر لکھ کر خواہ کسی مریض کو خصوصاً زچہ کو دھو کر پانی پلائے تمام بیماریوں سے نجات ہو اور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض

بالکل تندرست ہو (جاننا چاہئے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ مواد رک جائے یا کم خارج ہو تو زچہ کو دق ہو جاتی ہے) یا وہ غریب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تندرست پید ہو یا حمل میں ہی اُس بچہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا پیدا ہو کر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے تو یہ سات سلام انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام شکایات سے مریض کو پاک وصاف کر کے تندرستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ ہیں۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (۱) سلامہ قولا من رب رحیم (۲) سلامہ علہ علیٰ نوح نی العلمین (۳) سلام علیٰ ابراھیم (۴) سلام علیٰ موسیٰ وھرون (۵) سلام علیٰ ال یسن (۶) سلام علیکم طبتم فاد خلوھا خلدین (۷) سلام ھی حتی مطلع الفجر وسلام علیٰ المرسلین**

نوٹ یہ عمل صرف زچہ بلکہ ہر مریض کے ہر مرض میں کار آمد ومجرب ہے۔

﴿عورتوں کی ایام ماہواری کی خرابیاں دور کرنے والا بے نظیر نسخہ جو ہزاروں بار کا مجرب ہے﴾

جاننا چاہئے کہ عورتوں کا ماہواری خون جو قدرتا ہر مہینہ مقررہ خارج ہوتا ہے اگر اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہوا جائے تو یہ بہت سی خراب بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس کی خرابی سے اختناق الرحم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے ہضم میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں باریک بخار قائم ہوتا اور آخر کار دق کی شکل اختیار کر لیتا ہے نیز یا تو نطفہ قرار نہیں پاتا۔ اگر قرار پایا بھی تو رحم میں خرابی ہونے سے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتا ہے سیلان الرحم یعنی سفید گندی رطوبت جاری رہتی ہے۔ جس کے سبب سر کا چکرانا کمر میں درد پنڈلیوں کا اینٹھنا کندھوں کا بھاری رہنا بھوک کا نہ لگنا طرح طرح کی ڈراونی خوابوں کا نظر آنا یہ سب ایام ماہواری کی خرابی کے نتائج ہیں پس اگر کسی کی ماہواری بند ہو یا کسی سے ہو تکلیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آتا ہو

یا زچگی کے بعد نفاس کی صفائی اچھی طرح نہ ہونے سے اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہوں تو دیگر شکایات رفع کرنے کے بجائے رحم اور شکم صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہئے جس کے لیے یہ نسخہ بمنزلہ اکسیر ہے نسخہ یہ ہے :- ھوالشافی پر سیاؤ شاں ۔ گاؤزبان ۔ مویز منقی ۔ بادیان ۔ تخم خربزہ نیم کوفتہ ۔ تخم خیارن خیکوفتہ

﴿ترکیب﴾ سب دواؤں کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۳ سیر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ۲ سیر رہ جائے پھر اس پانی کر نیم گرم تھوڑا تھوڑا کر کے شام لک کاڑھے کی طرح پی کر ختم کر دیں ۔ اسی طرح ہر روز نیا نسخہ پکا کر کم سے کم سات روز تک پلائیں ۔ غذا بہت کم حسب ضرورت کھلائیں دودھ کا دلیہ وغیرہ

﴿آخری فیصلہ﴾ تخم ریزی سے بچے حاصل کرنا ہوشمندی کا کام نہیں اور نہ ہی کی مسلمان بھائی اس گندے دھندے کا مشورہ دیتے ہیں ہاں اسے ناجائز بھی نہیں کہتے وہ بھی صرف ایک صورت میں جس کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اس ایک صورت کے علاوہ باقی تمام صورتیں حرام بلکہ صورتیں زنا کے مترادف ہیں اور بچے پیدا بھی ہوں تو حرامزدے مسلمانوں کو اپنے نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑنا ضروری ہے۔

بمطفی ﷺ خویش الکہ دین ہمہ دوست گر بانر سید تمام بولہبیت

وماعلینا الاالبلاغ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

۲۱ شعبان العظم ۱۴۲۴ء

فانبتنابه حدائق ذات بهجة
الحدائق
میانوالی
بیادگار
بفیضان نظر
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید عبدالواحد شاہ نقشبندی
مرتبہ
ناشر
E-mail:al_razalibrary35811@yahoo.com
Voice:0459-35811
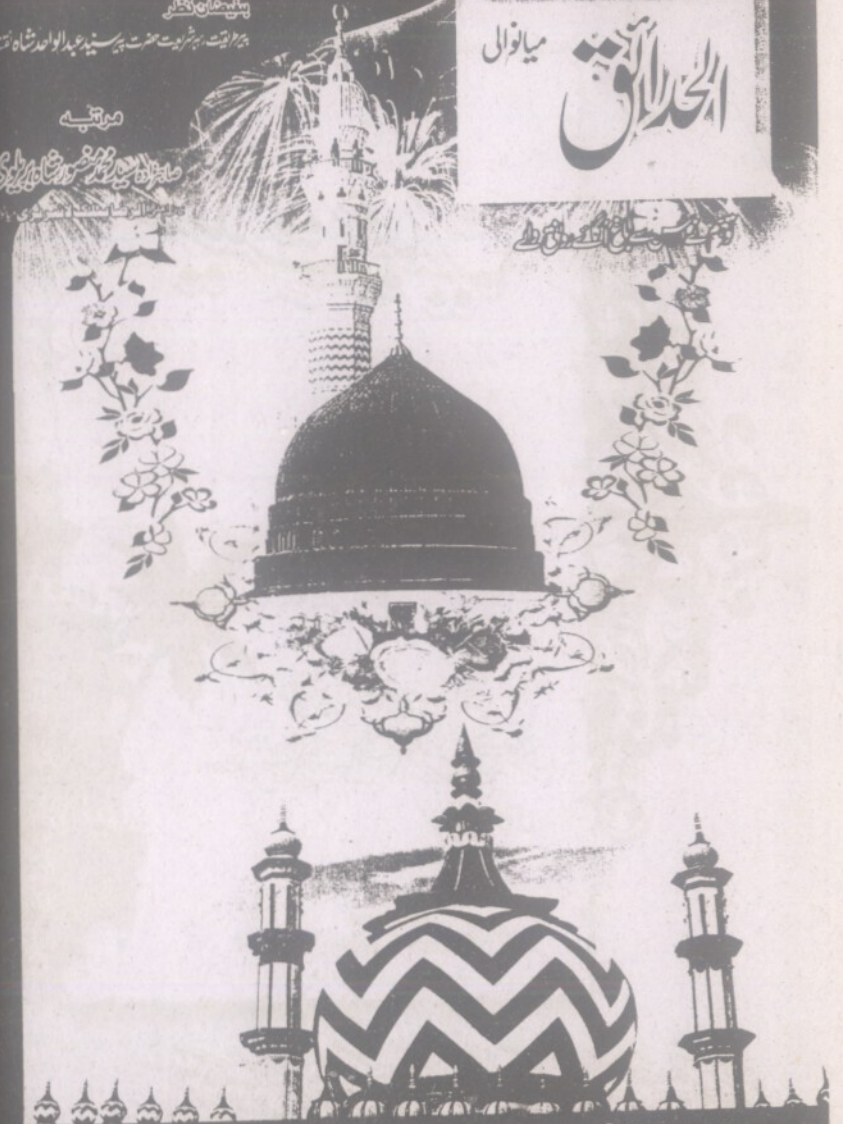
موجودہ دور پر نظر ڈالیے۔ اگر آپ حساس مسلمان ہیں تو پھر اس اضطراب و بے چینی کی کیفیت سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ جو ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔ آج ہم میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا اندھیرا دور ہو۔ اتفاق و محبت کی روشنی کا بسیرا ہو۔ صلح و آشتی و امن کے مذاکرے ہوں۔ ان پاکیزہ مقاصد کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کرتا ہے۔ انجمنیں تشکیل دیتا ہے۔ رفاہی ادارے قائم کرتا ہے۔ قواعد و ضوابط مرتب کرتا ہے۔ غرض ہر طرح عقلی و فکری و مالی وسائل کو بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن ایک انتہائی ضروری اقدام کی طرف اس کی توجہ نہیں جاتی جتنی محنت و لگن، دوڑ دھوپ اور جدوجہد کے ساتھ وہ اتفاق و اتحاد کے اصول مرتب کرتا ہے اتنی محنت اور کوشش ان اسباب کو دور کرنے میں نہیں کرتا جو کسی بھی وقت انتشار و افتراق کی آگ لگا کر اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر سکتے ہیں۔

وہ اسباب و علل کیا ہیں جاہلیت کی پیداوار، ضد، ہٹ دھرمی، انانیت اور غرور و تکبر کے بت ہیں جو راہِ اتحاد کی سب سے بڑی روکاوٹیں ہیں۔ اسلامی تاریخ کا یہ بھی ایک افسوسناک باب ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں گذشتہ تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں کے درمیان مخاصمہ و مجادلہ، لڑائی و جھگڑا، بحث و تکرار، انتشار و افتراق کی جو آگ لگی ہوئی ہے اس کے پس پردہ بھی چند افراد کی انانیت و ضدیت اور ہٹ دھرمی کا گھناؤنا کردار ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کو منافقت فی العقیدہ کی سزا مل رہی ہے۔ حالانکہ عدل و انصاف کی دنیا میں اس انتشار و افتراق کو ختم کرنے کا حل موجود ہے۔ اتفاق و اتحاد کے راستے بھی وسیع و کشادہ ہیں لیکن اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ یہی ضد، انانیت، غرور، تکبر اور ہٹ دھرمی کے بت ہیں جو ایک طویل عرصہ سے مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدل، بحث و تکرار، رخنہ و نااتفاقی، مناظرہ و مجادلہ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ مادہ پرستی کا شکار ان پڑھ اور پڑھا لکھا مسلمان طبقہ مذہبی اختلافات کا نام سن کر چیں بجبیں ہو جاتا ہے حالانکہ دنیوی مسائل اور معاملات کو سلجھانے کے لئے رات دن تجسس و تحقیق کرتا ہے۔